مدینۃ المسیح

قادیان ۳ جنوری ۱۹۴۰ء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا سات بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بوجہ زکام اور کھانسی ناساز ہے حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کی جائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ آج پھر علیل ہوگئیں دُعائے صحت کی جائے۔

جلسہ کے بعد آج سے مقامی درسگاہیں کھل گئی ہیں۔ سوائے مدرسہ احمدیہ کے کہ وہ ۶۔ جنوری کو کھلے گا۔

آج دوپہر کو جناب ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر نے اپنے لڑکے عبد الرحمٰن صاحب کی دعوتِ ولیمہ دی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شمولیت فرمائی اور دُعا کی۔

مغرب کی نماز کے بعد بابو محمد رشید صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر نے اپنے لڑکے عبد الرشید صاحب کی دعوتِ ولیمہ دی۔ جس میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خُدا کے مرسل اور شیطان کا آخری جنگ

"اے بندگانِ خدا۔ غافل مت ہو۔ اور شیطان تمہیں وساوس میں نہ ڈالے۔ یقیناً سمجھو۔ کہ یہ وُہی وعدہ پورا ہوا ہے جو قدیم سے خدا کے پاک نبی کرتے آئے ہیں۔ آج خدا کے مرسل اور شیطان کا آخری جنگ ہے۔ اور یہ وُہی وقت اور وُہی زمانہ ہے۔ جیسا کہ دانیال نبی نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا تھا۔ میں ایک فضل کی طرح اہلِ حق کے لئے آیا۔ پر مجھ سے ٹھٹھا کیا گیا۔ اور مجھے کافر اور دجال ٹھہرایا گیا۔ اور بے ایمانوں میں سے مجھے سمجھا گیا۔ اور ضرور تھا۔ کہ ایسا ہی ہوتا۔ تا وُہ پیشگوئی پُوری ہوتی۔ جو آیت غیر المغضوب علیہم کے اندر مخفی ہے۔ کیونکہ خدا نے منعم علیہم کا وعدہ کرکے اس آیت میں بتادیا ہے۔ کہ اس امت میں وُہ یہودی بھی ہوں گے جو یہود کے علماء سے مشابہ ہوں گے۔ جنہوں نے حضرت عیسےٰ کو سُولی دینا چاہا۔ اور جنہوں نے عیسےٰ کو کافر اور دجال اور ملحد قرار دیا تھا۔ اب سوچو۔ کہ یہ کس بات کی طرف اشارہ تھا۔ اسی بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ مسیح موعود اسی امت میں سے آنے والا ہے۔ اس لئے اس کے زمانہ میں یہود کے رنگ کے لوگ بھی پیدا کئے جائیں گے جو اپنے زعم میں علماء کہلائیں گے۔ سو آج تمہارے ملک میں وُہ پیشگوئی پُوری ہوگئی۔ اگر یہ علماء موجود نہ ہوتے تو اب تک تمام باشندے اس ملک کے جو مسلمان کہلاتے تھے۔ مجھے قبول کرلیتے۔ پس تمام منکروں کا گناہ ان لوگوں کی گردن پر ہے۔ یہ لوگ راستبازی کے محل میں نہ آپ داخل ہوتے ہیں۔ نہ کم فہم لوگوں کو داخل ہونے دیتے ہیں۔ کیا کیا مکر ہیں۔ جو کر رہے ہیں۔ اور کیا کیا منصوبے ہیں۔ جو اندر ہی اندر اُن کے گھروں میں ہو رہے ہیں مگر کیا وُہ خدا پر غالب آجائیں گے۔ اور کیا وُہ اس قادر مطلق کے ارادہ کو روک دیں گے۔ جو تمام نبیوں کی زبانی ظاہر کیا گیا ہے۔ وُہ اس ملک کے شریر امیروں اور بدقسمت دولت مند دنیاداروں پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ مگر خدا کی نظر میں وُہ کیا ہیں۔ صرف ایک مرے ہوئے کیڑے۔

اے تمام لوگو! سُن رکھو۔ کہ یہ اس کی پیش گوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وُہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلائے گا۔ اور حجت اور برہان کی رُو سے سب پر اُن کو غلبہ بخشے گا۔ وُہ دن آتے ہیں۔ بلکہ قریب ہے۔ کہ دُنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کو معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائیگی۔"

(الحکم ۱۷ و ۲۴ر نومبر ۱۹۰۳ء)

نتیجہ امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بابت سال ۱۹۳۹ء

نظارت تعلیم و تربیت کے زیر اہتمام ہر سال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا امتحان ہوتا ہے۔ نومبر ۱۹۳۹ء کے امتحان کا نتیجہ ذیل میں درج ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ افراد جماعت اب اس طرف زیادہ توجہ کر رہے ہیں لیکن جماعت کی وسعت کو مدنظر رکھتے ہوئے امتحان دینے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔ قادیان کی جماعت نے اس طرف سب سے زیادہ توجہ کی ہے۔ امید ہے۔ بیرونی جماعتیں بھی اس نہایت ضروری امر کی طرف توجہ کریں گی اور جماعت کے عہدہ داران اور اراکین خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کثرت سے احمدیوں کو ان امتحانوں میں شریک ہونے کی ترغیب دیں گے۔ ۱۹۴۰ء کے نصاب کا بھی عنقریب انشاء اللہ اعلان کر دیا جائے گا۔ جن امتحان دینے والوں کے نام شائع نہیں ہوئے وہ افسوس ہے فیل ہیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عبد الحمید صاحب کوئٹہ	۴۰
۲	ماسٹر محمد ابراہیم 〃 مومن ضلع شیخوپورہ	۶۲
۵	محمد بدر الحسن 〃 کلیم قادیان	۵۲
۸	سید عباس علی شاہ صاحب نواب شاہ سندھ	۷۰
۹	محمد شمس الدین صاحب کلکتہ	۴۷
۱۵	شیخ عبد المجید 〃 عاجز کوئٹہ	۴۰
۲۴	چوہدری عبد اللہ خان صاحب راولپنڈی حال دہلی	۵۷
۲۵	بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر راولپنڈی	۵۸
۳۰	صوبیدار شیر محمد خان صاحب دیولالی	۴۰
۳۲	شیخ عنایت اللہ صاحب راولپنڈی	۵۲
۳۶	قاضی عبد الغنی صاحب 〃	۴۰
۳۹	رفیقہ بیگم صاحبہ معرفت چوہدری غلام اللہ صاحب نئی دہلی	۴۰
۴۰	خان عبد المجید خان صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریٹائرڈ کپورتھلہ	۶۵
۴۲	فیاض احمد صاحب ابن اخوند محمد اکبر صاحب طالبعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان	۵۱
۴۳	عبد اللہ صاحب ابن رحمت علی صاحب مرحوم 〃 〃 〃	۴۱
۴۷	عبد الرشید صاحب ارشد 〃 〃 〃	۴۰
۵۰	ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے 〃	۴۳
۵۲	عبد الکریم صاحب خالد 〃	۴۰
۵۳	عبد القیوم صاحب طالبعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول 〃	۴۱
۵۸	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ننکانہ 〃	۴۰
۶۵	ماسٹر عبد السلام صاحب بی۔ اے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان	۸۳
۶۷	نصیر الدین صاحب احمد مدرسہ احمدیہ 〃	۶۹
۶۸	قاضی محمد احسن صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول 〃	۸۱
۷۱	قریشی محمد افضل صاحب مولوی فاضل 〃	۷۹
۷۲	قاضی محمد رشید صاحب فیروزپور	۷۴
۷۷	مستری جلال الدین صاحب فیروزپور	۴۰
۷۹	میاں نواب دین صاحب 〃	۵۲
۸۲	ایم۔ اے۔ صمد صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ایل منصف اورنگ آباد	۶۱
۸۵	محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین	۷۱
۸۶	مولوی عبد الکریم صاحب مولوی فاضل قادیان	۴۳
۸۸	بشیر احمد صاحب سیالکوٹی جامعہ احمدیہ 〃	۸۸
۹۰	مقبول احمد صاحب 〃 〃	۸۵
۹۱	غلام احمد صاحب مبشر 〃 〃	۸۵
۹۶	محمد یوسف صاحب 〃 〃	۴۸
۹۸	بشارت احمد صاحب چوہان صدر سیالکوٹ	۴۳
۹۹	بشیر احمد صاحب حیات 〃	۴۲
۱۰۱	آمنہ خاتون صاحبہ بنت بھائی محمود احمد صاحب قادیان	۷۲
۱۰۲	شمس الدین صاحب جالندھری جامعہ احمدیہ 〃	۷۲
۱۰۳	نور الحق صاحب 〃 〃	۸۱
۱۰۵	ملک رحمت اللہ صاحب مولوی فاضل نصرت گرلز سکول قادیان	۷۳
۱۰۶	ماسٹر محمد الدین صاحب 〃 〃 〃	۶۱
۱۰۸	استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نصرت گرلز سکول قادیان	۶۳
۱۰۹	〃 فاطمہ بیگم صاحبہ 〃 〃	۴۰
۱۱۰	〃 صفیہ بیگم صاحبہ 〃 〃	۴۷
۱۱۱	〃 امینہ بیگم صاحبہ 〃 〃	۴۰
۱۱۲	〃 سردار بیگم 〃 〃 〃	۶۶
۱۱۳	〃 عنایت بیگم 〃 〃 〃	۵۶
۱۱۵	〃 کنیز فاطمہ بیگم 〃 〃 〃	۴۰
۱۱۸	〃 حمیدہ صابرہ صاحبہ 〃 〃	۸۵
۱۱۹	〃 صادقہ اختر 〃 〃 〃	۶۸
۱۲۰	ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی 〃	۵۳
۱۲۳	ماسٹر چراغ محمد صاحب 〃	۴۹
۱۲۴	ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی 〃	۴۰
۱۲۵	ماسٹر فضل داد صاحب 〃	۴۰
۱۲۶	ماسٹر محمد علی صاحب اظہر 〃	۶۳
۱۲۹	مولوی علی احمد صاحب مولوی فاضل 〃	۷۳
۱۳۰	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب 〃 〃	۸۵
۱۳۱	چوہدری فضل احمد 〃 〃	۴۰
۱۳۳	ماسٹر عبد الواحد 〃 〃	۵۷
۱۳۵	ماسٹر محمد بخش 〃 〃	۶۳
۱۳۷	ماسٹر عبد العزیز 〃 〃	۴۸
۱۳۸	ماسٹر نواب الدین 〃 〃	۴۶
۱۴۰	ماسٹر غلام محمد 〃 عبد 〃	۴۰
۱۴۱	ماسٹر بشیر احمد صاحب دینش 〃	۵۵
۱۴۲	ماسٹر نعمت علی صاحب 〃	۴۰
۱۴۳	ماسٹر عبد السعید شاہ صاحب 〃	۶۵
۱۴۴	شیخ محمد لطیف صاحب بی۔ اے گنج لاہور	۵۵
۱۴۵	حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان	۸۸
۱۴۶	ملک محمد طفیل صاحب 〃	۷۳

۱۴۷	مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان	۸۹
۱۴۸	" عبدالرحمٰن صاحب مبشر " "	۷۲
۱۴۹	مولوی عبدالاحد صاحب " "	۵۱
۱۵۰	ماسٹر غلام حیدر صاحب بی۔ اے " " "	۷۲
۱۵۱	پیر محمد عبداللہ صاحب منشی فاضل " " "	۶۴
۱۵۵	مولوی محمد شہزادہ صاحب مولوی فاضل " " "	۵۳
۱۵۷	مولوی محمد جی صاحب " " "	۸۱
۱۵۹	ماسٹر چراغ الدین صاحب عارف والا	۶۹
۱۶۱	امتہ اللہ صلاح الدین صاحب فیروز پور	۷۷
۱۶۳	پیر صلاح الدین صاحب وکیل "	۸۶
۱۶۴	قریشی محمد عبداللہ صاحب فاضلکا	۶۲
۱۶۹	میاں اسرائیل صاحب نئی دہلی	۸۲
۱۷۰	مرزا عبداللطیف صاحب "	۷۳
۱۷۳	محمود احمد صاحب "	۴۱
۱۷۴	محمد لقمان صاحب حیدرآباد دکن	۸۲
۱۷۵	مبارکہ بیگم صاحبہ معرفت چوہدری غلام اللہ صاحب نئی دہلی	۴۰
۱۷۶	میاں عبدالقادر صاحب راولپنڈی	۴۳
۱۷۷	محمد ابراہیم صاحب اٹھوال جامعہ احمدیہ قادیان	۸۵
۱۷۹	کلثوم صاحبہ حسن منزل دارالفضل قادیان	۶۸
۱۸۰	مولوی محمد اسماعیل صاحب ککیریاں	۷۹
۱۸۱	محمد اقبال احمد صاحب طالب علم ہائی سکول قادیان	۴۳
۱۸۲	محمد امام صاحب غوری حیدرآباد دکن	۴۰

وصیتیں

نمبر ۵۴۶۶ منکہ احمد نواز خان ولد سردار حق نواز خان صاحب قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ میری آمد اس وقت پچاس روپیہ ماہوار ہے۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ تا زندگی دیتا رہوں گا۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائیداد ہو تو صدر انجمن احمدیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہو گی۔

العبد۔ احمد نواز خان حال وارد کلکتہ۔ گواہ شد محمد سلیم عفی عنہ (خادم سلسلہ احمدیہ)
گواہ شد۔ مرزا ظفر احمد

نمبر ۵۴۸۲ ملک رحمت اللہ ولد ملک نیاز محمد صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۵ ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں ادا کرتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد میری جو جائیداد بھی ثابت ہو گی۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کچھ رقم بطور حصہ جائیداد ادا کر دوں۔ تو میری وفات کے بعد وہ رقم حصہ جائیداد میں سے منہا متصور ہو گی۔

العبد ملک رحمت اللہ معلم گرلز ہائی سکول قادیان۔
گواہ شد غلام فرید منیجر نصرت گرلز ہائی سکول قادیان۔
گواہ شد ظہور حسین معلم گرلز ہائی سکول قادیان۔

زمینوں کی قیمت میں رعائت کی میعاد ۱۵ جنوری ۱۹۴۰ء کو ختم ہو جائیگی

جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے۔ اس سال جلسہ خلافت جوبلی کی تقریب پر زمینوں کی قیمت میں خاص رعایت کی گئی تھی۔ جو بعض صورتوں میں تیرہ چودہ فیصدی کے قریب پہنچتی تھی اور کسی صورت میں دس فیصدی سے کم نہ تھی اس رعایت سے بہت سے دوستوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ لیکن چونکہ ابھی تک محلہ دارالرحمت اور دارالیسر اور دارالبرکات میں بعض قطعات خالی ہیں اس لئے دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ رعایت ۱۵ جنوری ۱۹۴۰ء تک جاری رہے گی۔ جس کے بعد اصل قیمت بحال کر دی جائے گی۔ پس جو دوست اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ بہت جلد خاکسار کو مطلع فرمائیں تاکہ ان کے لئے کوئی مناسب قطعہ ریزرو کر دیا جائے مگر یہ بات واضح رہنی چاہیئے۔ کہ یہ رعایت صرف ان دوستوں کو دی جائے گی۔ جو ساری قیمت ۱۵ جنوری ۱۹۴۰ء تک نقد ادا کر دیں گے۔ موٹے طور پر شرح قیمت حسب ذیل ہے

(۱) دارالرحمت برلب سڑک کلاں رعائتی شرح فی مرلہ Rs. 17/8
(۲) " اندرون محلہ بیس فٹ کے رستہ پر " " Rs. 13/8
(۳) دارالیسر برلب سڑک کلاں فی مرلہ Rs. 15/0
(۴) دارالیسر اندرون محلہ بیس فٹ کے رستہ پر فی مرلہ Rs. 12/0
(۵) دارالبرکات فی مرلہ Rs. 25/0
(۶) " قطعات برائے دوکانات متصل ریلوے سٹیشن Rs. 40/0

والسلام

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ہیلسنکی ۲ جنوری - فن لینڈ کی فوجوں کا دعویٰ ہے کہ مانز ہیم لائن پر روسیوں کے تمام حملے پسپا کر دیئے گئے ہیں۔ اس محاذ پر روسیوں کی ۲ لاکھ فوج لڑ رہی ہے اور گولہ باری ہو رہی ہے۔ فن فوج کی تعداد ایک لاکھ ہے۔ باقی تین محاذوں پر بھی روسیوں کو شکست ہو رہی ہے۔ اور وہ بھاگ رہے ہیں۔ ہزاروں روسی ہلاک ہو چکے ہیں۔

کوپن ہیگن ۲ جنوری - فن لینڈ کے ساتھ جنگ نے روس کو مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سٹالن نے جرمنی سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ روس کی اقتصادی حالت خصوصاً باربرداری کے نظام کو دوبارہ منظم کرنے کے لئے دو لاکھ ماہرین مہیا کرے۔

لنڈن ۲ جنوری - آج ملک معظم نے جنوبی کمانڈ کی فوجوں کا معائنہ کیا۔ آپ ایک مقام پر ایک میل سے زیادہ پیدل چلے جس موٹر میں آپ نے سفر کیا۔ وہ پتوں وغیرہ سے ڈھکی ہوئی تھی۔

حکومت برطانیہ نے جرمنی جانے والی امریکن ڈاک پر قبضہ کر لیا تھا۔ حکومت امریکہ نے اس کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے اور برطانیہ کو لکھا ہے۔ کہ امریکہ کی ڈاک کو چھیڑنے کا اسے کوئی حق نہیں۔

ٹوکیو ۲ جنوری - حکومت جاپان نے ایک آرڈی نینس کے ذریعہ ملک میں سفید چاول کے استعمال کی ممانعت کر دی ہے۔ اور چاول پالش کرنے والوں کو حکم دیا ہے کہ آئندہ سو فی صدی کے بجائے ستر فی صدی چاول پالش کریں یعنی اسے پورا سفید نہ کریں۔ شاہ جاپان نے بھی اس کی پابندی کا وعدہ کیا ہے۔ خلاف ورزی کی سزا تین سال قید اور ۵ ہزار ین تک جرمانہ ہے۔

لنڈن ۲ جنوری - آج شب ایک شاہی اعلان کے ذریعہ تمام ان اشخاص پر جو یکم جنوری ۱۹۴۰ء کو انیس سال کے ہونگے۔ فوجی ملازمت لازمی کر دی گئی ہے۔ اس کا اثر بیس لاکھ اشخاص پر پڑے گا۔ یہ تعداد ریزرو دستوں کے علاوہ ہے۔

آج جرمنی کے ہوائی جہازوں نے شٹلینڈ پر بم باری کی۔ مگر برطانوی جہازوں کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ برطانوی طیاروں نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو نیچے گرا لیا جرمنی کا دعویٰ ہے کہ اس بمباری سے ایک برطانوی جہاز کو بھی نقصان پہنچا۔

روم ۲ جنوری - مسولینی کے اخبار نے لکھا ہے۔ کہ بالشوازم کے متعلق اطالوی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ اٹلی سپین اور ریاست ہائے بلقان نے اس امر کا تہیہ کیا ہوا ہے کہ اگر بالشوازم نے ان کی طرف رخ کیا۔ تو پوری قوت کے ساتھ مقابلہ کیا جائے گا۔ اٹلی کو فن لینڈ سے بھی پوری ہمدردی ہے۔ اور وہ اس کی امداد کے لئے تیار رہے اور برطانیہ سے اس بارہ میں گفت و شنید کر رہا ہے۔

نیویارک ۲ جنوری - ایک امریکن نامہ نگار نے لکھا ہے کہ آغاز جنگ سے چیکوں پر نازی سخت مظالم کر رہے ہیں۔ پراگ میں مارشل لاء نافذ ہے۔ صرف گذشتہ ایک ہفتہ میں ۵۷ ہزار چیک گرفتار کر کے جرمن بھیجے گئے ہیں۔ چیکوں کے ایک پر امن جلوس پر نازیوں نے گولی چلائی۔ جس سے کئی اشخاص ہلاک ہو گئے۔ ۷۵ فی صدی چیک اخبارات بند کر دیئے گئے ہیں۔ تمام یہودی کمپنیاں توڑ دی گئی ہیں۔ چیک کمپنیوں کے یہودی ڈائرکٹر نکال دیئے گئے ہیں۔ اور ان کی جگہ جرمن مقرر کئے جا رہے ہیں۔

استنبول ۲ جنوری - مغربی اناطولیہ میں بند ٹوٹ جانے کی وجہ سے جو سیلاب آیا۔ اس میں قریباً ۲ سو اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ ۴ سو گھر تباہ ہوئے ہیں۔ اور وسیع قطعے ویران و برباد ہو چکے ہیں۔ بیرونی ممالک بہت ہمدردی کا اظہار کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲ جنوری - ٹینسن میں ناکہ بندی کو جاپانی اب زیادہ سخت کر رہے ہیں پہلے امریکنوں سے ترجیحی سلوک کیا جاتا تھا۔ مگر وہ بھی سختی کا شکار ہو رہے ہیں جاپان کے فوجی افسر کہہ رہے ہیں کہ اگر امریکہ نے معاہدہ کی تجدید نہ کی۔ تو یہی سلوک ہوگا۔

پیرس ۲ جنوری - ہندوستانی فوج مغربی محاذ پر پہنچ گئی ہے۔ اسے برطانوی فوج کے دوش بدوش اگلے مورچوں میں متعین کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ سردی سے محفوظ رکھنے کے لئے انہیں وردی کے علاوہ بہت سے گرم کپڑے دیئے گئے ہیں۔ ان کی آسائش اور گرم رکھنے کے دیگر انتظامات بھی وسیع پیمانہ پر کئے جا رہے ہیں۔

ملک معظم نے پریوی کونسل کے اجلاس میں اعلان کیا۔ کہ برطانوی فوج کو ۳۰ لاکھ کرنے کا فیصلہ کر دیا گیا ہے۔

روم ۲ جنوری - یہاں اطالوی لوگوں نے فن لینڈ پر روسی حملہ کے خلاف احتجاج کے طور پر روسی سفارت خانہ کے سامنے مظاہرے کئے تھے۔ جس پر روس نے اپنے سفیر متعینہ روم کو واپس بلا لیا تھا۔ اب اٹلی نے بھی ماسکو سے اپنا سفیر واپس بلوا لیا ہے۔

دہلی ۲ جنوری - گذشتہ سال کے موقعہ پر خطابات نہیں دیئے گئے۔ تاہم ہندوستانی افسروں کو جاگیریں تقسیم کی جائیں گی۔ اور اس کے متعلق عنقریب اعلان کیا جائیگا

لنڈن ۲ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر اور سٹالن کے مابین گذشتہ اگست میں یورپ کی نئی تقسیم کے متعلق ایک معاہدہ ہوا تھا۔ کہ بالٹک کی ریاستوں یعنی رومانیہ بلغاریہ وغیرہ پر روس قبضہ کرے گا اور سویڈن۔ ناروے۔ ڈنمارک۔ ہنگری اور یوگوسلاویہ پر جرمنی۔

ٹوکیو ۲ جنوری - جاپان کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ روس اور جاپان کے مابین مانچوریا اور ماہی گیری کے مسائل متنازعہ کے بارہ میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

پیرس ۲ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے پچاس لاکھ پونڈ کی رقم اس لئے وقف کر دی ہے۔ کہ اس سے غیر جانبدار ممالک میں جرمنی کے حق میں پروپیگنڈا کیا جائے۔ اس غرض سے بعض ممالک میں مراکز قائم کر دیئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲ جنوری - کل نوروز کی تقریب پر ملک معظم نے برطانوی بحری بیڑے کے دو سو ارکان کو جنگ میں بہادری اور جرأت سے کام لینے کی وجہ سے تمغے عطا کئے۔ اور ایک سو کو ترقیاں دیں۔

بوڈاپسٹ ۲ جنوری - شدید سردی کے باعث دریائے ڈینیوب منجمد ہو گیا ہے۔ اور اس لئے جرمنی کے لئے رومانیہ سے تیل وغیرہ لے جانا سخت مشکل ہو گیا ہے۔

ہیلسنکی ۲ جنوری معلوم ہوا ہے کہ حکومت فرانس نے فن لینڈ کی امداد کے لئے دس ہزار رضا کار بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو جدید آلات حرب سے مسلح ہونگے۔

گوجرہ یکم جنوری - گندم ۳/۹/ ڈیڑھ ۵۹۱ ماہ ۱۰/- ۳/ نخود ۵/۹/ ۳/ گڑ ۵/-/- سے ۵/۴/- شکر ۶/-/- سے ۶/۴/- کپاس دیسی ۶/-/ ۹/ گھی ۲۴/۸/- امرتسر میں سونا خالص ۴۲/۱۲/- چاندی ۶۱/۸/- پونڈ ۲۶/۱۲/-

واردھا ۲ جنوری - گاندھی جی اور صدر کانگرس بابو راجندر پرشاد نے صدر جمہوریہ ترکیہ کے نام زلزلہ اور سیلاب سے پیدا شدہ مصائب میں اظہار ہمدردی کے تار ارسال کئے ہیں اسی طرح مسٹر جناح نے بھی۔

کلکتہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہندو مہاسبھا کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے ایک نہایت اہم راز کا انکشاف کیا۔ آپ نے بتایا۔ کہ کچھ عرصہ ہوا۔ بنگال پی۔ ایس۔ سی کا امتحان ہوا تھا۔ جس میں ۲۸ مسلمانوں کو لیا جانا تھا لیکن اس امتحان میں کل ۴ مسلمان پاس ہوئے ہیں چنانچہ اس وقت بنگال کی وزارت اور بنگال پبلک سروس کمیشن کے درمیان رسہ کشی ہو رہی ہے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر:- غلام نبی

علم احمدیت کے متعلق بعض قابلِ یادداشت امور

علم احمدیت قائم کرنا ایک ایسا اہم امر ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ تاریخ احمدیت میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ لہٰذا اس کے متعلق مندرجہ ذیل امور کا محفوظ رکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت اپنے دست مبارک سے ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء کو ۲ بجکر ۱۰ منٹ پر رسّی سے باندھا۔ دو بجکر گیارہ منٹ پر حضور نے اسے بلند کرنا شروع کیا۔ اور حضور کے ہاتھوں کی تیس مرتبہ کی حرکت سے دو بجکر بارہ منٹ پر جھنڈا پول کی اونچائی تک پہونچا۔ اس عرصہ میں حضور ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم پڑھتے رہے۔ اور تمام مجمع کو پڑھتے رہنے کا ارشاد فرمایا۔ دو بجکر ۱۲ منٹ پر حضور نے جھنڈے کی رسّی کو ستون سے باندھنا شروع کیا۔ اور ۲ بجکر ۱۵ منٹ پر باندھ چکے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پچیس سال میں اسلام اور مسلمانوں کی بڑی بڑی خدمات سرانجام دیں

۲۴ دسمبر ۱۹۳۹ء کے اخبار "منادی" میں جناب خواجہ حسن نظامی صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر شائع کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"یہ تصویر درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے قریب مسجد نواب خان دوراں خاں میں گزشتہ سال لی گئی تھی۔ جس میں قادیانی جماعت کے خلیفہ صاحب اور چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب اور بلبل ہندوستان سروجنی نائیڈو صاحبہ شریک ہوئی تھیں۔ سامنے نواب خان دوراں خاں کا مزار ہے جو نادرشاہ ایرانی کی لڑائی میں بمقام پانی پت شہید ہوئے تھے۔ اور جن کے پوتے حضرت خواجہ میر درد کی اولاد میں وہ خاتون ہیں جو جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کی والدہ ہیں آجکل مرزا صاحب کی خلافت کی پچیس سالہ جوبلی قادیان میں ہو رہی ہے۔ اور میں اپنے ان تعلقات کی یادگار میں جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب سے میرے تھے۔ اور ان کے فرزند اور خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد سے ہیں۔ اور مرزا صاحب نے اپنی خلافت کے پچیس سالہ ایام میں اسلام کی اور مسلمانوں کی بڑی بڑی خدمات انجام دی ہیں۔ اور سر محمد ظفر اللہ خان جیسے خادم اسلام اور مسلمین افراد تیار کئے ہیں۔ اس لئے میں یہ تصویر اپنی جماعت اور ناظرین منادی کی معلومات کے لئے اور جوبلی کی خوشی میں دل سے شریک ہونے کے لئے شائع کرتا ہوں۔ حسن نظامی"

ریویو

ہندوستانی کشیدہ کاری

سر سکندر گرلز انڈسٹریل سکول کی سابق ہیڈ مسٹرس محترمہ امۃ اللہ صاحبہ نے یہ کتاب مرتب کر کے فن کشیدہ سے دلچسپی رکھنے والی خواتین کے لئے بہت آسانی اور سہولت پیدا کر دی ہے۔ کتاب کے آغاز میں کشیدہ کاری کے ابتدائی اصول پر بحث کی گئی ہے۔ مبتدی بہنوں کے لئے فن سے متعلقہ ٹانکے ان کی اشکال اور نام دیئے گئے ہیں۔ پھر قریباً ۲۰ بڑے صفحات پر کافی تعداد میں مختلف قسم کے نمونے بنائے گئے ہیں۔ جن میں جدت اور موجودہ مذاق کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ نمونوں کو مختلف اشیاء کے لئے استعمال کرنے کی ہدایات رنگوں کا انتخاب اور ٹانکے کا استعمال ہر نقشے کے ساتھ دیا گیا ہے۔

احمدی خواتین جن میں لجنہ اماء اللہ صنعتی اشیاء کے بنانے کی تحریک نہایت عمدگی سے کر رہی ہے اور یہ تحریک روز بروز مقبول ہو رہی اور مفید ثابت ہو رہی ہے۔ وہ اس کتاب سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ کتاب جو انڈسٹری ہوس اسپلائی سٹریٹ برانڈرتھ روڈ لاہور سے مل سکتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ ہے۔ جو ہمارے خیال میں بہت زیادہ ہے۔ مسلمان خواتین میں صنعتی اشیاء کے بنانے کا شوق پیدا کرنے کو قومی خدمت سمجھ کر کم

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) مرزا محمود عنایت صاحب اکھنور کا لڑکا محمود احمد بعمر چار سال مکان کی چھت سے گر کر زخمی ہو گیا ہے اس کی صحت کے لئے (۲) ماسٹر عبد المجید خان صاحب راولپنڈی کے والد اور ہمشیرہ ایک فوجداری مقدمہ میں مبتلا ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

جلسہ پر کھویا ہوا بستر مل گیا حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان تحریر فرماتے ہیں۔ کوئی دوست کوٹ موس کے جو جلسہ پر میرے ہاں ایک رات مع مستورات ٹھہرے تھے۔ اور جن کا ایک بستر کھویا گیا تھا۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بستر مل گیا ہے اس کے واپس لینے کا بندوبست کریں۔

تلاش بستر خاکسار ۳۱ دسمبر بوقت شام بمبئی ایکسپریس پر امرتسر ریلوے سٹیشن سے سوار ہوا۔ اور لالہ موسےٰ پہونچ کر تلاش کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ بستر گم ہے۔ معلوم نہیں کسی پچھلے سٹیشن پر اتار لیا گیا یا آگے چلا گیا۔ بستر کی تفصیل یہ ہے لحاف دو عدد دریاں دو عدد کمبل ایک عدد۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو تو براہ مہربانی پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔

فضل الٰہی احمدی محلہ حاجی پورہ۔ لالہ موسےٰ ضلع گجرات

اپنا بستر بدل لیں ۳۰ دسمبر میں قادیان سے واپسی پر امرتسر سے جس لاری پر سوار ہوا۔ اس میں چند اور بھی احمدی احباب تھے۔ جو رستہ میں اتر گئے۔ ان میں سے کسی سے میرا بستر تبدیل ہو گیا ہے۔ جو بستر مجھے ملا ہے۔ اس میں سرہانے پر محمد عالم احمدی نام لکھا ہوا ہے۔ اور اس میں کئی اور پارچات بھی ہیں۔ مگر میرا بستر صرف مکمل بستر ہی ہے۔ براہ کرم وہ احمدی مجھ سے احمدیہ مسجد لاہور کی وساطت سے اپنا بستر وغیرہ تبدیل کر سکتے ہیں خاکسار محمد حسین احمدی گھٹیالیاں تحصیل شاہدرہ ضلع لاہور

اعلانات نکاح (۱) یکم دسمبر مرزا آفتاب احمد صاحب ابن مرزا نذیر احمد صاحب پشاور کا نکاح سکینہ بیگم بنت مرزا عبد المجید صاحب انسپکٹر پولیس پشاور سے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے خاکسار خلیل الرحمٰن (۲) ۲۶ نومبر چودھری محمد اختر صاحب ولد چودھری غلام قادر صاحب نمبردار گھڑیال کلاں ضلع شیخوپورہ کا نکاح نسیم بیگم دختر چودھری عنایت اللہ خان صاحب ذیلدار دھرگ کے ساتھ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار سید احمد محمد نگر لاہور (۳) ۲۲ دسمبر ڈاکٹر محمد اشرف صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کی لڑکی امۃ الحی صاحبہ کا نکاح بالعوض مبلغ ۵۰۰ روپیہ مہر میاں نذیر احمد صاحب اوورسیر کراچی کے ساتھ مولوی محمد سلیم صاحب فاضل نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمد الدین مختار عام قادیان (۴) میرے بھانجہ مبارک احمد خان کا نکاح مسماۃ مریم بیگم بنت شیخ محمد اکبر علی خان سکنہ بٹالہ کے ساتھ مبلغ ۱۵۰۰ روپیہ حق مہر پر قرار پایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمد حسین قانونگو پنشنر قادیان (۵) سید محمود احمد ولد سید عبد الغفور سکنہ اکھنور ریاست جموں کا نکاح خاکسار کی لڑکی صغریٰ بیگم سے بعوض مبلغ چار ہزار روپیہ مہر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹ 12/39 کو پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے خاکسار سید عبد الشکور سکنہ اکھنور ریاست جموں (۶) ۳۰ دسمبر ۱۹۳۹ء کو خاکسار کا نکاح روشن بخت بنت حافظ عبد العلی صاحب بی۔ اے علیگ سرگودہ کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار غلام احمد ضلعدار نہر سالم (۷) حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسماۃ خورشید بیگم بنت چودھری سلطان علی صاحب چک ۸۰ کا نکاح نامر احمد پسر چودھری فتح خان صاحب سکنہ چک ۸۰ جنوبی سرگودہ کے ساتھ دو ہزار روپیہ مہر پر پڑھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ ذوالقعدہ ۱۳۵۸ ھ

دُنیا میں قیامِ امن کیلئے عیسائیت کی بجائے اسلامی تعلیم پر عمل کیا جارہا ہے

اسلام کی بے شمار خصوصیات میں سے جو اُسے دیگر ادیانِ عالم سے ممتاز کرتی ہیں - ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے - کہ اسلام عملی مذہب ہے - اس نے کوئی ایسی تعلیم نہیں دی - جس پر عمل پیرا ہونا انسانی فطرت کے لئے محال ہو - بلکہ اس نے جو تعلیم دی ہے - وُہ ایسی ہے کہ اسلام کے منکر بھی اس پر عمل کرنے کے لئے مجبور رہیں - جتنے اہم مذاہب اس وقت دُنیا میں موجود ہیں - ان کے پیرو یوں تو ہمیشہ اپنے اپنے مذہب کے فضائل بیان کرتے ہیں اس کی تعلیم کو سب سے افضل ٹھہراتے - اور اس پر عمل کرنے سے دنیا کی نجات وابستہ بتاتے ہیں - لیکن جب اس کی تعلیم پر عمل کرنے کا وقت آتا ہے تو اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں ::

عیسائیت کی وُہ اخلاقی تعلیم جس پر عیسائی راہ نماؤں کو ناز ہے - یہ ہے - کہ "اپنے دُشمنوں سے محبت رکھو - جو تم سے عداوت رکھیں - ان کا بھلا کرو - جو تم پر لعنت کریں - ان کے لئے برکت چاہو - جو تمہاری بے عزتی کریں - ان کے لئے دُعا مانگو - جو تیرے ایک گال پر طمانچہ مارے - دُوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے اور جو تیرا چوغہ لے - اس کو کرتہ لینے سے بھی منع نہ کر - جو کوئی تجھ سے مانگے اسے دے - اور جو تیرا مال لے لے اس سے طلب نہ کر"

(لوقا باب ۶ - آیت ۲۷ تا ۳۰)

آج دُنیا میں جس قدر عیسائی حکومتیں اور قومیں آباد ہیں - وُہ سب کی سب غیر عیسائی دُنیا کو اس کا حلقہ بگوش بنانے کے لئے پورا زور لگا رہی ہیں - کروڑوں روپیہ سالانہ اس لئے خرچ کیا جارہا ہے - کہ عیسائیت کو زیادہ سے زیادہ فروغ حاصل ہو - لاکھوں انسان اس خدمت کے لئے وقف ہیں اور بڑی بڑی قربانیاں کرکے اور تکالیف اٹھا کر دُنیا کو عیسوی تعلیم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کی کوشش میں ہیں - اور اس جدوجہد میں عیسائی حکومتوں کی امداد بھی منادوں کو پوری طرح حاصل ہے -

لیکن آج تک نہ صرف کبھی وُہ وقت نہیں آیا - جب عیسائیت کی اس اخلاقی تعلیم پر عمل کیا گیا ہو - بلکہ چھوٹے موٹے واقعات کے علاوہ قومی اور ملکی رنگ میں بھی اس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی جاتی ہے - اور اس کی بجائے اسلامی تعلیم کو مشعلِ راہ بنایا جاتا ہے ::

اسلام نے دُشمن کے مقابلہ کے متعلق جو تعلیم دی ہے - وُہ یہ ہے - کہ جزاء سيئة سيئة مثلها فمن عفا واصلح فاجره على الله - نیز فرمایا - ان النفس بالنفس والعين بالعين والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن والجروح قصاص - یعنی بدی کا بدلہ اسی قدر ہے - جو کی گئی لیکن جو شخص عفو کرے - اور گناہ بخش دے اور اس عفو سے اصلاح ہوتی ہو - نہ کہ خرابی بڑھتی ہو - تو خدا اس سے راضی ہے اور اسے اس کا بدلہ دے گا - قرآن کریم کی تعلیم کے رُو سے نہ ہر ایک جگہ انتقام محمود ہے - اور نہ ہر ایک جگہ عفو قابلِ تعریف ہے - بلکہ محل شناسی کرنی چاہیئے - اور چاہیئے - کہ انتقام - اور عفو کی سیرت بپابندی محل اور مصلحت ہو عیسائیت کی تعلیم کے مطابق ہمیشہ طمانچہ کھا کر دوسرا گال آگے کر دینے کا حکم نہیں - بلکہ اجازت ہے - کہ اگر عفو شریر کی شرارتوں میں اضافہ کا موجب ثابت ہو - اور خطرہ ہو - کہ اس سے جرأت پکڑ کر وُہ اور زیادہ نقصان پہونچائے گا - تو اسلام کہتا ہے - کہ اسے اس کی شرارت کا مزا چکھا دو - اور ایسے رنگ میں اس کا مقابلہ کرو - کہ اسے مزید شرارت کی جُرأت نہ ہو ہمیشہ جنگ سے گریز موزون نہیں - بلکہ جب یہ نظر آرہا ہو - کہ جنگ کے بغیر امن کا قائم ہونا محال ہے - تو اس سے گریز نہ کرنا چاہیئے - اور یہی وُہ تعلیم ہے جس پر عیسائی ممالک میں عمل ہوتا رہا ہے اور اب بھی ہورہا ہے ::

فرانس کے وزیرِ اعظم موسیو دلادیہ نے کرسمس کے موقعہ پر جو پیغام اپنی قوم کو دیا - اس میں کہا :-

"ہم ہر ایک ضرب کا جواب ضرب سے دیں گے تمام قوموں کو یاد رکھنا چاہیئے - کہ ظالم کے سامنے کانپنے سے ظلم نہیں رُک سکتا - اسے جُرأت اور مستقل مزاجی سے ہی روکا جاسکتا ہے ہم فرانسیسیوں نے اس خوفناک ظلم کا خاتمہ کرنے کا تہیہ کر لیا ہے - ہم فرانس بلکہ تمام دُنیا کے مستقبل کے لئے لڑ رہے ہیں"

اسی طرح ملک معظم نے کرسمس کے پیغام میں فرمایا ہے - کہ

"ہم شرارت کے خلاف متحد ہوکر لڑ رہے ہیں - اور اس وجہ سے ہماری طاقت میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے - اس کی وجہ سے ہماری کامیابی یقینی ہے . . . . اگرچہ اس وقت ہم تاریک ایام میں سے گزر رہے ہیں لیکن ہم ایک ایسے امن کی بنیاد رکھ رہے ہیں - جس کے لئے ساری دُنیا دُعا کر رہی ہے"

وزیرِ اعظم فرانس کے الفاظ - نیز ملک معظم کے پیغام سے صاف ظاہر ہے کہ جنگ کے متعلق اسلامی تعلیم پر عمل کیا جارہا ہے - اور چونکہ دُنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے - اور ظلم کو دُور کرنے کے لئے جنگ ناگزیر ہے - اس لئے اسے اختیار کیا گیا ہے ::

کسی حملہ آور کو عدم تشدد سے نہیں روکا جاسکتا

گاندھی جی اس وقت تک جس عدم تشدد کا پرچار کرتے چلے آرہے ہیں - اس کے بے نتیجہ اور بے کار ہونے کا اعتراف کرتے ہُوئے انہوں نے لکھا ہے :

"مجھے یہ کہنے میں کوئی تأمل نہیں - کہ ہمارا عدم تشدد ایسا عدم تشدد ہے - جو بزدلی کا نتیجہ ہے - اس لئے ہمیں افسوس سے اس بات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ اگرچہ کمزور کا یہ عدم تشدد ہمیں انگریزوں سے آزادی دلا دے - مگر یہ ہمیں اس قابل نہیں بنا سکتا - کہ ہم کسی غیر ملکی حملہ کو روک سکیں" (ہریجن پتاپ یکم جنوری)

ان الفاظ میں گاندھی جی نے اپنے اس دعویٰ کو چھوڑ کر کہ مسلح اور تشدد کرنے والے دُشمن کے مقابلہ میں بھی عدم تشدد سے کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے - یہ مان لیا ہے کہ طاقت کا مقابلہ طاقت اور تشدد کا مقابلہ تشدد سے ہی کیا جاسکتا ہے - چونکہ یہی وُہ طریق ہے جس سے ظلم دُور ہو سکتا اور امن قائم کیا جاسکتا ہے - اس لئے اسلام نے یہی تعلیم دی ہے - افسوس کہ دنیا اسلام کی اس اصولی تعلیم پر عمل کرتے وقت ان تفاصیل کو نظر انداز کر جاتی ہے - جو اس نے جنگ کے متعلق پیش کی ہیں - اور اس وجہ سے جنگ و جدال میں بے حد جانی اور مالی نقصانات اٹھانے کے باوجود مستقل امن قائم نہیں ہوسکتا - اور جنگ کے بعد ایک اور جنگ کی تیاری شروع کر دی جاتی ہے ::

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے فضائل

۲۷ دسمبر جلسہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر حضرت مولوی شیر علی صاحب نے مندرجہ بالا عنوان پر حسب ذیل تقریر فرمائی۔

(۲)

دورِ خسروی

حضرت خلیفہ ثانی کے متعلق خدا تعالےٰ کے الہام میں یہ کہا گیا تھا۔ کہ وہ صاحب شکوہ و عظمت و دولت ہوگا۔ اس لئے اس کے عہد کا نام خدا تعالےٰ کی دوسری کلام میں عہد خسروی رکھا گیا۔ دونوں گروہوں کا نام خدا تعالےٰ نے مسلمان رکھ کر یہ بتایا کہ وُہ ایک ہی جماعت کے لوگ ہونگے۔ اور خدا تعالےٰ کے نزدیک وہی مسلمان کہلانے کے مستحق ہوں گے۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے اس الہام میں امر متنازعہ فیہ یعنی مسئلہ کفر و اسلام کا بھی فیصلہ فرما دیا۔ کہ دونوں گروہوں میں سے کون حق پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک اور الہام میں بھی جس میں اس پھوٹ کی خبر دی گئی تھی۔ بجائے احمدی جماعت کے مسلمان کا لفظ استعمال کیا گیا اور وُہ الہام یہ ہے۔ خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا۔ یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے پھر، مسلماں را مسلماں باز کردند کا نظارہ دورِ خسروی کے آغاز میں واقع ہوا۔ یہ بھی اس بات کی تصدیق کرتا ہے۔ کہ یہ پیشگوئی اسی نظارہ کے متعلق تھی جو خلافت ثانیہ کے ابتدا میں دیکھا گیا۔

حضرت فضلِ عمر کی حضرت عمرؓ سے مشابہتیں

پھر خدا تعالےٰ کے الہام میں صرف یہی نہیں بتایا گیا تھا۔ کہ آپ خلیفہ ہوں گے بلکہ یہ بھی بتایا گیا۔ کہ وُہ دوسرے خلیفہ ہونگے کیونکہ خدا تعالےٰ کے الہام میں آپ کا نام فضلِ عمر رکھا گیا تھا۔ پس آپ اس پیشگوئی کے مطابق دوسرے خلیفہ ہوئے۔ اور یہ بھی آپ کی خلافت کا ایک نشان ہے پھر آپ کو حضرت عمرؓ سے صرف اسی امر میں شابہت نہیں۔ کہ آپ بھی ان کی طرح دوسرے خلیفہ ہیں۔ بلکہ اور بھی بہت سے امور میں آپ ان کے ساتھ شابہت رکھتے ہیں۔ ایک بہت بڑی شابہت یہ ہے کہ جس طرح آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی دعا کے نتیجہ میں دیئے گئے۔ اسی طرح حضرت عمرؓ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی دُعا کے نتیجہ میں دیئے گئے۔ حدیث میں ہے کہ آپ نے دُعا فرمائی۔ کہ اے اللہ دو عمروں میں سے ایک کے ذریعہ اسلام کو قوت دے۔ عمر بن ہشام کے ذریعہ (ابو جہل کا اصلی نام عمر تھا) یا عمر بن خطاب کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے اس دعا کے جواب میں حضرت عمر بن خطاب آپ کو عطا فرمائے۔

پھر تیسری شابہت حضرت فضل عمر کو حضرت عمرؓ سے یہ ہے۔ کہ جس طرح حضرت عمر کے ذریعہ اسلام کو قوت پہونچی۔ اور اسلام نے آپ کی خلافت کے زمانہ میں ترقی اور عروج پکڑا۔ ایسا ہی سیدنا فضل عمر کے عہد میں ہُوا اور ہو رہا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی۔ کہ آپ کے اس بیٹے کے ذریعہ جس کا نام الہام میں فضل عمر رکھا گیا اسلام کو قوت اور ترقی حاصل ہوگی۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ ایسا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیشگوئی فرمائی جیسا کہ حدیث میں ہے۔ کہ آپ نے دیکھا۔ کہ پہلے حضور نے خود ایک کنوئیں میں سے ڈول کے ذریعہ پانی نکالا جتنا کہ خدا تعالےٰ نے چاہا۔ پھر اس ڈول کو حضرت ابوبکرؓ نے پکڑا۔ اور آپ نے بھی ایک یا دو ڈول نکالے۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے اس ڈول کو لیا۔ اور آپ کے ہاتھ میں وُہ ڈول ایک بڑا چرسا ہوگیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں فلم ار عبقریا من الناس ینزع نزع عمر۔ یعنی میں نے انسانوں میں سے کسی طاقتور انسان کو نہیں دیکھا۔ کہ وہ ایسے زور اور قوت کے ساتھ چرسے کو کھینچتا ہو جس زور اور طاقت کے ساتھ عمر اس چرسے کو کھینچتے تھے۔ اور انہوں نے لوگوں کو پانی سے سیراب کر دیا۔

پھر چوتھی بات یہ ہے۔ کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام کے ذریعہ بتایا گیا۔ کہ سیدنا فضل عمر حسن و احسان میں آپ کے نظیر ہوں گے۔ اور یہ کہ وہ ظاہری اور باطنی علوم سے پُر کئے جائیں گے ایسا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو رویا میں دکھایا گیا۔ کہ حضرت عمر دین میں کامل انسان ہوں گے۔ اور آپ کو علم سے حصہ وافر دیا جائے گا۔

پھر پانچویں شابہت یہ ہے کہ جس طرح سیدنا فضل عمر کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے علم حاصل کرکے یہ خبر دی۔ کہ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے ایسا ہی حضرت عمرؓ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو امتیں تم سے پہلے گزری ہیں۔ ان میں انبیاء کے علاوہ ایسے لوگ بھی ہوتے تھے جن سے خدا تعالےٰ کلام کرتا تھا۔ اور اگر اس امت میں کوئی ایسا شخص ہے تو وُہ عمر ہے

چھٹی شابہت یہ ہے کہ جس طرح حضرت عمر کے ذریعہ بعض ایسی عظیم الشان پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تھیں۔ مثلاً قیصر و کسریٰ کی چابیوں کا آپ کو دیا جانا۔ ایسا ہی بعض عظیم الشان پیشگوئیاں جو حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق تھیں وہ سیدنا فضل عمر کے ذریعہ پوری ہوئیں۔ مثلاً ذی القرنین کا مغرب کی طرف سفر کرنا مسیح موعود کا منارہ شرقی دمشق کے پاس اترنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لنڈن میں کھڑے ہو کر تقریر کرنا وغیرہ وغیرہ

سچائی کی ایک یہ بھی علامت ہے۔ کہ اس کی شہادت ہر طرف سے ملتی ہے۔ سفر یورپ سے ۱۰-۱۱ سال قبل نواب سید صدر الدین صاحب رئیس ریاست بڑودہ کا رویا رسالہ صوفی پنڈی بہاء الدین میں شائع ہوا تھا۔ کہ ایک صاحب سفر جہاز کی تیاری میں مصروف ہیں اور فرماتے ہیں۔ کہ یورپ جاتا ہوں علاج کرنا ہے۔ اور میرا نام عمر ابن الخطاب ہے۔ یہ رویا بھی اس سفر کے ذریعہ سے پورا ہُوا۔ اور اس نے شہادت دی۔ کہ آپ واقعی فضلِ عمر ہیں۔

مخالفین کی ناکامیاں

اگر واقعات پر نظر ڈالی جائے تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا عہد مبارک انبیاء علیہم السلام کے نمونہ پر نظر آتا ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام کی زندگی میں جو ہم ایک عام نظارہ دیکھتے ہیں۔ وُہ یہ ہے کہ ان کے مبعوث ہونے پر دُنیا ان کی مخالفت پر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اور اپنا سارا زور ان کے نابود کرنے پر خرچ کرتی ہے۔ ایسا ہی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خلافت کی قبا پہننے پر واقع ہُوا۔ جماعت احمدیہ کے سرکردہ لوگوں کی مخالفت کا تو میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ غیر احمدی دنیا کی طرف سے بھی ایسے رنگ میں مخالفت شروع ہوئی کہ پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ان کی طرف سے شدید مخالفت ہوتی تھی۔ مگر جس منظم رنگ میں خلافت ثانیہ کے زمانہ میں مخالفت شروع کی گئی ایسی پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ احرار نے تمام ملک کو احمدیت کے خلاف مشتعل کر دیا اور قادیان پر بار بار چڑھائی کرکے آنے لگے۔ ان کے ساتھ گورنمنٹ کے بعض حکام نے بھی ایذادہی پر کمر باندھ لی۔ ان دنوں میں قادیان اور احمدی جماعت پر ایک قسم کے زلزلہ کے دن آگئے۔ اور یاتی علیک زمن کمثل زمن موسےٰ کا نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ یہ اس لئے ہُوا تا یہ ظاہر ہو کہ یہ شخص جس کی ہر طرف سے اس زور سے مخالفت کی جا رہی ہے۔ یہ کوئی معمولی انسان نہیں بلکہ ایک عظیم الشان ہستی ہے۔ اور تا کہ ان تمام مشکلات کا آپ کو نہایت استقلال اور جوانمردی سے مقابلہ کرتے ہوئے دیکھ کر دنیا یہ دیکھ لے۔ کہ یہ مسیح موعود کا وہی اولو العزم بیٹا ہے۔ جس کی آمد کی آپ نے بشارت دی تھی۔

حضرت امیر المومنین کے متعلق سردار دو عالم کی پیشگوئی

ایک اور امر بھی سنۃ اللہ میں داخل ہے۔

اور وُہ یہ کہ جتنا عظیم الشان کوئی انسان ہوتا ہے - اُتنی ہی دُور سے اس کے لئے داغ بیل لگائی جاتی ہے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں - کنت نبیا و اٰدم بین الماء والطین - یعنے میں اس وقت سے نبی ہوں - جبکہ آدم پانی اور کیچڑ کی حالت میں تھا یعنے ابھی پیدا نہیں ہؤا تھا - اس سنت اللہ کے رُو سے اگر جانچا جائے - تب بھی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالے ایک عظیم الشان انسان ثابت ہوتے ہیں - کیونکہ آپ کی داغ بیل بھی اسی وقت سے ڈال دی گئی - جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کی خبر دی - اور آپ کی نسبت فرمایا - یتزوج و یولد لہ حالانکہ نبی معمولی باتوں کی خبر نہیں دیتے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ خبر دینا - کہ مسیح موعود شادی کرے گا - اور آپ کی اولاد ہوگی - ظاہر کرتا ہے - کہ وُہ شادی اپنے ساتھ ایک عظمت رکھے گی - اور اولاد بھی معمولی اولاد نہیں ہوگی - بلکہ اسی شان کی اولاد ہوگی جس شان کا وُہ مسیح ہوگا ؛

اس امر کی تصدیق کہ وُہ اولاد جس کی اُس عظیم الشان نبی نے آج سے ۱۳۰۰ سال پہلے خبر دی تھی - معمولی اولاد نہیں تھی - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک دوسری پیشگوئی سے بھی ظاہر ہوتی ہے جو رجل فارسی الاصل کے بارہ میں آپ نے کی - اور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہے - اس پیشگوئی میں آپ نے بتایا - کہ جب ایمان زمین سے اُٹھ جائے گا تو اس وقت ایک فارسی الاصل انسان اس کو دوبارہ دنیا میں لائے گا ؛

اس پیشگوئی میں بعض روایتوں میں بجائے رجل من فارس کے "رجال" کا لفظ بھی آیا ہے - اور رجال کا لفظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ حضور کی اولاد کو بھی شامل کرتا ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد بھی آپ کے رنگ میں رنگین ہوگی اور آپ کے ہی کام کو جاری رکھنے والی ہوگی - اس کی تائید خدا تعالےٰ کے اس کلام میں بھی ہے - جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہؤا - کیونکہ آپ کا ایک الہام یہ ہے - خذوا التوحید التوحید یا ابناء فارس - اس الہام میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہی مخاطب نہیں کیا گیا - بلکہ اس خطاب میں آپ کے ساتھ آپ کی اولاد بھی شامل ہے ؛

امت محمدیہ کے ملہمین کی پیشگوئیوں میں ذکر

پھر سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کی عظمت اس سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی میں آپ کی اولاد کو شامل نہیں کیا - بلکہ امتِ محمدیہ کے ملہمین بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق پیشگوئی فرماتے ہُوئے آپ کے ساتھ اس بیٹے کی بھی خبر دیتے آئے - چنانچہ حضرت نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مشہور الہامی قصیدہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد فرمایا :- ؎

دورِ او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

اور ایک عربی پیشگوئی میں تو آپ کا نام بھی مذکور ہے - شیخ احمد بن علی جو ۶۲۲ھ میں فوت ہُوئے - اپنے ایک عربی کلام میں فرماتے ہیں :- ؎

ومحمود سیظہر بعد ھذا
ویملک الشام بلا قتال

پہلی امتوں کی مذہبی کتب میں ذکر

شائد آپ یہ خیال کریں - کہ سیدنا محمود کا ذکر صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے شروع ہوتا ہے - نہیں بلکہ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے پہلے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خبر دی گئی تھی - اسی طرح ہم دیکھتے ہیں - کہ اس بیٹے کا بھی ذکر پہلی امتوں کی مذہبی کتب میں موجود ہے -

تالمود میں ایک روایت ہے - کہ مسیح موعود کے بعد اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوگا - اور تعجب ہے کہ تالمود کی روایت میں پوتے کا بھی ذکر ہے - کہ بیٹے کے بعد ایک پوتا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جانشین ہوگا - اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جہاں ترٰی نسلًا بعیدًا کا الہام ہؤا - وہاں خصوصیت کے ساتھ ایک پوتے کی بھی بشارت دی گئی - چنانچہ خدا تعالےٰ نے اپنے الہام میں فرمایا - انا نبشرک بغلام نافلۃ لک - نافلہ پوتے کو کہتے ہیں - جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے - کہ ہم نے اس کو یعقوب دیا - نافلہ یعنے پوتا - اور خود حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایک خط کا عکس "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے - جس میں آپ تحریر فرماتے ہیں - کہ مجھے بتایا گیا ہے - کہ تیرا ایک بیٹا دین کا ناصر ہوگا ؛

تالمود کی روایت کے الفاظ جو اس کے ایک خلاصہ میں ایک انگریز بارکلے نامی نے شائع کئے ہیں - یہ ہیں :-

It is also said that he (The Messiah) shall die & his kingdom descend to his son and grandson.

پھر دانیال کی کتاب کے آخری باب میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خبر دی گئی ہے - اور نزول کی تاریخ بھی دی گئی ہے - یعنے فتح مکہ کے بعد ۱۲۹۰ - سال یعنے ۱۲۹۸ ہجری وہاں سیدنا محمود کے عہد کا بھی ذکر ہے - اور آپ کے عہد کی وُہ تاریخ بتائی گئی ہے - جبکہ آپ نے سفر یورپ اختیار کیا - یعنے فتح مکہ کے بعد ۱۳۳۵ سال یعنے ۱۳۴۳ ہجری - وُہ باب اس طرح شروع ہوتا ہے :-

"اس وقت میکائیل .... اُٹھے گا - اور ایسی تکلیف کا وقت ہوگا - جو اُمت کی ابتداء سے اس وقت تک کبھی نہ ہؤا تھا" اور اس باب کے آخر میں لکھا ہے "تب میں نے کہا - کہ ان چیزوں کا انجام کیا ہوگا - اس نے (یعنے فرشتہ نے) کہا - کہ اے دانی ایل تو اپنی راہ چلا جا - کہ یہ باتیں آخر وقت تک بند و سربمہر رہیں گی - جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی - اور بُت توڑے جائیں گے - ایک ہزار دو سو نوّے دن ہوں گے - مبارک وُہ جو انتظار کرتا ہے - اور ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک آتا ہے"

حضرت امیر المومنین کی ولادت کے دن احمدیت کی بنیاد رکھی گئی -

مصلح موعود کی عظمت کو اللہ تعالےٰ نے ایک اور رنگ میں بھی ظاہر فرمایا ہے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کے متعلق اپنی پیشگوئی اپنے عہد کے وسط یا آخر میں نہیں فرمائی - بلکہ ابتدائی ایام میں ہی آپ نے وُہ دُعا کی جس کے نتیجہ میں آپ کو سیدنا محمود کی ولادت کی بشارت دی اور جب آپ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو اس دُنیا میں آئے تو اسی دن حضرت مسیح موعود نے بیعت کا اعلان کیا غرض اسی دن سلسلہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی گئی - اس سے ظاہر ہے - کہ آپ کا سلسلہ احمدیہ کے ساتھ کیسا گہرا اور عظیم الشان تعلق ہے - کیونکہ آپ کے آنے پر سلسلہ کی بنیاد رکھی گئی اور جب تک آپ پیدا نہیں ہُوئے حضور نے بیعت کے اعلان کو ملتوی رکھا ؛

مسیحی نفس اور روح الحق کی برکات

اب میں سیدنا حضرت محمود کے مسیحی نفس کے برکات کے متعلق ایک دو باتیں کہہ کر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ آپ کی نسبت خدا تعالےٰ کے کلام میں یہ کہا گیا تھا۔ کہ وہ اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ اس کے چند ایک نمونے پیش کرتا ہوں۔ آپ کے عہد میں بہت سے سخت آدمی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت سے اڑے ہوئے تھے بلکہ حضرت اقدس کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے وہ بھی اپنی بیماریوں سے صاف کئے گئے۔ اور حضرت اقدس کے غلاموں میں شامل ہو گئے۔ اور کئی ایک ان میں سے اس وقت بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ ان میں سے ایک نہائت ہی نمایاں مثال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کی بیوہ یعنی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تائی ہیں۔ یہ بھی ابتدا سے سلسلہ کی سخت مخالف تھیں۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ یہ بھی کبھی سلسلہ میں آئیں گی حضرت مسیح موعود کا زمانہ ان کی عداوت کی حالت میں ہی گزر گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا عہد بھی اسی طرح گزر گیا۔ لیکن جب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا دَور آیا تو اللہ تعالےٰ نے ان کو ہدائت دی۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کو قبول کیا۔ وصیت کی اور بہشتی مقبرہ میں داخل ہو گئیں۔ یہ بھی ایک نہائت ہی عجیب واقعہ اور خلافت ثانی کے عہد کا ایک نشان ہے جس کی خدا تعالےٰ کے کلام میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ کہ "تائی آئی" اللہ تعالےٰ نے تائی کا لفظ استعمال کر کے اس کے آنے کا زمانہ بھی بتا دیا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی وفات کے بعد حضرت اقدس کے بیٹے کے زمانہ میں سلسلہ میں آئے گی حضرت مسیح موعود کی اولاد میں وہ تائی کے نام سے ہی مشہور تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ایک اور کارنامہ تائی کے آنے سے بھی عجیب تر ہے۔ اور وہ آپ کے بڑے بھائی حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کا آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا ہے۔ آپ کا یہ کارنامہ سلسلہ کی تاریخ میں ایک بہت بڑی عظمت رکھتا ہے۔ اور یہ ایک عظیم الشان واقعہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو اپنے کلام میں سیدنا محمود کے خاص کارناموں میں شمار کیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا۔ یعنی جب وہ پسر موعود اپنا کام شروع کرے گا۔ اس وقت حضرت اقدس کے تین بیٹے ہونگے جو آپ کے روحانی فرزند ہوں گے۔ مگر پسر موعود کے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے ایک اور کو بھی زندہ کیا جائے گا۔ اور وہ بھی آپ کے روحانی فرزندوں میں شامل ہو جائے گا۔ اور اس طرح جو پہلے تین تھے اب چار ہو جائیں گے اس راز کو اللہ تعالےٰ نے پہلے بند اور سربمہر رکھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس الہام کو شائع کرتے ہوئے لکھا۔ کہ اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے۔ لیکن جب یہ الہام پورا ہوا تو معلوم ہوا کہ اس کے کیا معنی تھے۔ اس تمام پیشگوئی میں جس میں یہ الفاظ آتے ہیں۔ اول سے آخر تک پسر موعود کے کمالات اور کارناموں کا ہی ذکر ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ پسر موعود حضرت مسیح موعود کی اولاد میں چوتھا ہو گا۔ تو چوتھا ہونا کوئی کمال نہیں۔

اسی طرح دوشنبہ مبارک دوشنبہ کے الفاظ میں بھی حضور کے ایک عظیم الشان کارنامے کے متعلق پیشگوئی تھی کیونکہ حضور ایک پُر از برکات سفر سے دوشنبہ کے دن ہی واپس قادیان میں وارد ہوئے۔

اسی طرح آپ کے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہت سے مرد اور عورتیں ہیں جو محترمہ محمدی بیگم صاحبہ کے خاندان میں سے اور آپ کے قریبی رشتہ داروں میں سے ہیں وہ بھی آپ کے عہد میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور بعض ان میں سے بہشتی مقبرہ میں بھی داخل ہو چکے ہیں یہ بھی آپ کے مسیحی نفس کا ایک نمایاں نشان ہے۔ انکی فہرست یہ ہے:

(۱) بیوہ مرزا احمد بیگ صاحب یعنی والدہ محمدی بیگم صاحبہ۔ انہوں نے وصیت بھی کی اور اب بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔

(۲) عنائت بیگم صاحبہ دختر مرزا احمد بیگ صاحب

(۳) محمودہ بیگم صاحبہ دختر مرزا احمد بیگ صاحب

(۴) مرزا محمود بیگ صاحب پوتا مرزا احمد بیگ صاحب

(۵) مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب پسر مرزا سلطان محمد صاحب پٹی

(۶) مرزا ضیاء اللہ بیگ صاحب داماد مرزا سلطان محمد صاحب

(۷) عزت بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا افضل احمد صاحب مرحوم (مرزا احمد بیگ صاحب کی بھانجی)

(۸) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ دختر مرزا سلطان محمد صاحب

غیر معمولی ذہانت اور فہم

پسر موعود کے متعلق پیشگوئی میں کہا گیا تھا:۔

"وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"

یہ سب امور آپ کے مشاہدہ میں آ رہے ہیں۔ میرے بیان کی حاجت نہیں۔

مثیل یوسف

آپ کا نام الہام الٰہی میں یوسف بھی رکھا گیا تھا۔ اس نام میں پیشگوئی تھی۔ کہ آپ سے آپ کے بھائی اسی قسم کا سلوک کریں گے۔ جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے حضرت یوسف سے کیا۔ اور یہ کہ آپ پر بھی اسی رنگ کے بہتان باندھے جائیں گے۔ جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السلام پر باندھے گئے تھے۔ اس الہام کو بھی ہمارے بعض بھائیوں نے اپنے رویہ سے سچا کر کے دکھا دیا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا نشان

آخر میں مَیں یہ بات سامعین کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نشان کو جو سیدنا محمود کے وجود سے پورا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کا نشان قرار دیا ہے۔ آپ ہمیشہ اس بات پر زور دیتے تھے۔ کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے مجھے دیا ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کے فیض سے حاصل ہوا ہے اور جو نشان اللہ تعالےٰ میرے ہاتھ پر اسلام کی صداقت کے لئے دکھا رہا ہے وہ میرے نشان نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نشان ہیں۔ چنانچہ اس نشان کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی برکت قرار دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس جگہ بفضلہٖ تعالےٰ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دُعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام دنیا میں پھیلیں گی"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

پھر اسی پیشگوئی کی نسبت آپ فرماتے ہیں۔ "اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے۔ جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف رحیم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے ... جو لوگ مسلمانوں میں چھپے ہوئے مرتد ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات

انبیاء علیہم السلام اور بد دعاء

ایک کتاب "نبی فاطمہ کی دعوت اسلام" کا مطالعہ کرتے ہوئے میں نے اس میں پڑھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے متعلق کبھی بد دعا نہیں کی۔ یہ خیال اور بھی کئی لوگوں کا ہے۔ بلکہ مخالفین احمدیت جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات و تصنیفات میں دیکھتے ہیں۔ کہ جھوٹوں پر آپ نے لعنت بھیجی ہے۔ تو یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ انبیاء تو کسی کے لئے بد دعا نہیں کرتے۔ اگر حضرت مرزا صاحب نبی اللہ تھے۔ تو بعض لوگوں پر بد دعائیں اور لعنتیں کیوں بھیجیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا۔ کہ نیروبی کے ایک غیر احمدی مولوی صاحب نے ہمارے خلاف ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں لکھا:-

"مسلمانان عالم کے قائد اعظم و سرور دو جہان صلے اللہ علیہ وسلم باوجود اتنی تکالیف پھر بھی اپنی قوم کے لئے۔ کہ اے اللہ اس قوم کو ہدایت دے اور کچھ نہیں فرماتے۔ لیکن اگر چشم بصارت نہ ہو۔ محض اپنی اغراض ہوں۔ اور مدعی روحانیت سے معرّا مطلق ہو۔ تو ایسے مدعی کے پاس سوائے بدشگون خبروں اور بات بات پر سوائے بد دعاؤں کے اور کیا ہو سکتا ہے"۔

مقصود اس سے یہ ہے کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض اوقات لعنتیں اور بد دعائیں دشمنان صداقت کے لئے کی ہیں۔ اس لئے آپ سچے نہیں۔

اس سوال اور مسئلہ کے دو حصے ہیں۔ ایک تو یہ کہ کیا بد دعا نبوت کے منافی ہے؟ اگر منافی نبوت نہیں۔ تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رحمۃ للعالمین کے منافی ہے اور کیا آپ نے کسی کے لئے بد دعا نہیں کی؟ اور دوسرے انبیاء کا طریق عمل کیا تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بد دعاء

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ذکر میں فرمایا ہے۔ کہ انہوں نے دشمنان صداقت کے متعلق کہا۔ ربنا اطمس علیٰ اموالھم واشدد علیٰ قلوبھم فلا یومنوا حتی یروا العذاب الالیم اے ہمارے رب ان دشمنان کے مالوں پر تباہی نازل کر۔ اور ان کے دلوں پر سختی کر۔ کیونکہ بغیر دردناک عذاب کے یہ صداقت کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والے نہیں ہیں۔

معاندین کے مال اور دولت کی تباہی و بربادی کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو کچھ کہا نیز جو یہ التجا کی۔ کہ ان پر دردناک عذاب نازل کر یہ بد دعا ہی ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی بد دعاء

پھر حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ انہوں نے کہا وقال نوح رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیاراً۔ انک ان تذرھم یضلوا عبادک ولا یلدوا الا فاجرا کفارا۔ (سورہ نوح ع۲)

یہ حضرت نوح علیہ السلام نے دشمنان حق کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور بد دعا کی۔ اور کہا کہ اے میرے رب ان لوگوں نے مجھے اتنا تنگ کیا اور دکھ دیا ہے۔ اور اپنی شرارتوں سے ان لوگوں نے صداقت کو ایسا مشتبہ کر دیا ہے کہ جس کی وجہ سے کوئی اور ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کا اسطرح بیڑا غرق کر۔ کہ ان کا نام و نشان تک نہ رہے۔ اگر انہیں چھوڑ دیا گیا۔ تو یہ ایسے بدکار ہیں۔ کہ اپنی خباثتوں سے دوسروں کو بھی گمراہ کر دیں گے۔ اور جو ان کی نسل ہو گی۔ وہ چونکہ ان کے اثرات کے ماتحت ہو گی۔ اس لئے وہ سخت بدکار ہو گی۔ اس لئے انہیں صفحہ ہستی سے نابود کر دے پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ کہتے ہیں۔ ولا تزد الظالمین الا تبارا۔ اے خدا یہ ایسے سنگدل اور ظالم و فسادی ہیں کہ یہ کسی قسم کی نرمی کے مستحق نہیں۔ ان کی تباہی و بربادی میں کوئی کسر نہ چھوڑی جائے۔ بلکہ ان کے لئے تباہی و بربادی زیادہ شدت کے ساتھ اتار۔

اس سے بڑھ کر کیا بد دعا ہو سکتی ہے۔ ساری کی ساری قوم کی تباہی اور تمام نسل کی بربادی کیلئے بد دعا کر دی۔ اور قبول بھی ہو گئی۔ حتیٰ کہ اس قوم و نسل کا نام و نشان تک دنیا سے حرف غلط کی طرح مٹا دیا گیا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعائیں

اگر فی الواقعہ بد دعا نبوت کے منافی ہوتی۔ اور انبیاء کی شان رحمۃ للعالمین کے مخالف تو کیوں ایسے عظیم الشان انبیاء منکرین و مخالفین کے لئے بد دعائیں کرتے۔ اور پھر ان کی قبولیت کا ثبوت اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں پیش فرماتا۔ یا بد دعا اگر روحانیت سے معرّا ہونے کا ثبوت ہوتی تو یہ مجسمہ روحانیت کیوں بد دعائیں کرتے لیکن ان سے بڑھ کر سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن سے زیادہ کوئی رحیم کریم نہیں ہو سکتا۔ آپ کے متعلق جہاں احادیث میں یہ آتا ہے۔ کہ آپ نے مخالفین کی ہدایت کے لئے دعائیں کیں۔ وہاں احادیث میں آپ کی بد دعاؤں کا بھی ذکر ہے جو دشمنان توحید کے لئے آپ نے کیں۔ چنانچہ بخاری شریف میں آتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے کسریٰ کو ایک خط بھیجا۔ جسے پڑھنے کے بعد کسریٰ نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اس پر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کی جو ان الفاظ میں بخاری شریف میں درج ہے۔ فدعا علیھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یمزقوا کل ممزق (جلد ۱ کتاب العلم) کہ جیسے اس نے خط کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے۔ اسی طرح وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے۔ پھر ایک اور روایت میں آتا ہے۔ کہ آپ نے قریش کے لئے بھی بد دعا کی۔ لکھا ہے ان قریشاً ابطوا عن الاسلام فدعا علیھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذتھم سنۃ حتی ھلکوا فیھا واکلوا المیتۃ والعظام (بخاری جلد ۱)

کہ جب قریش نے اسلام قبول کرنے میں تاخیر کی۔ تو آپ نے ان کے لئے بد دعا کی جس کے نتیجہ میں قحط کا عذاب نازل ہوا۔ یہانتک کہ مردار اور ہڈیاں انہوں نے کھائیں۔ اور اس عذاب سے کئی ایک ہلاک ہو گئے۔ اسی طرح ایک اور روایت بخاری میں آئی ہے۔ کہ آپ نے قبیلہ مضر کے لئے بھی بد دعا کی۔ لکھا ہے۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رفع راسہ من الرکعۃ الآخرۃ یقول۔ اللّٰھم اشدد وطاتک علی مضر اللّٰھم اجعلھا سنین کسنی یوسف (بخاری جلد ۱) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آخری رکعت سے سر اٹھاتے تو یہ دعا کرتے۔ اے اللہ مضر کو روند ڈال۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے قحط کے سالوں کی طرح کے قحط میں مبتلا کر۔ ایک اور روایت میں ہے۔ لما رأی من الناس ادباراً قال اللّٰھم سبعا کسبع یوسف فاخذتھم سنۃ حصت کل شیئ حتی اکلوا الجلود والمیتۃ والجیفۃ۔ (بخاری جلد ۱)

کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کا قبول حق سے پیچھے ہٹنا دیکھا اور صداقت کے تسلیم کرنے کے لئے آگے نہیں بڑھتے۔ تو آپ نے دعا کی۔ یا الٰہی ان پر ویسے ہی قحط کے سات سال آئیں جیسے یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں آئے۔ چنانچہ سخت قحط پڑا۔ لوگوں نے مردار اور چمڑے وغیرہ کھا کر گزارہ کیا۔ قوم کی اس خطرناک تباہی و بربادی کو دیکھ کر ابوسفیان نے کہا۔ ان قومک قد ھلکوا کہ آپ کی قوم تو تباہ و برباد ہو گئی۔

پھر بخاری (جلد ۳) کی ایک اور روایت میں لکھا ہے کہ لما کان یوم الاحزاب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملأ اللہ بیوتھم وقبورھم ناراً کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ یعنی آگ کے عذاب میں یہ تباہ ہوں۔ اسی طرح ایک اور روایت میں ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں مشغول تھے اور حالت سجدہ میں تھے۔ اور آپ کے ارد گرد مشرکین قریش میں سے کچھ آدمی تھے کہ عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھری پر از غلاظت لایا اور آپ کی پیٹھ پر پھینک دی۔ آپ نے سجدہ سے اپنا سر نہ اٹھایا یہاں تک کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ اور آپ کی پیٹھ سے اوجھری کو ہٹایا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے شرارت کرنے والوں کے لئے بددعا کی اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور کہا کہ اے اللہ قریش کے سرداروں کو پکڑ۔ اے اللہ ابوجہل بن ہشام کو پکڑ اور عتبہ بن ربیعہ۔ شیبہ بن ربیعہ کو پکڑ اور تباہ کر اور اے اللہ عقبہ بن ابی معیط کو اور امیہ بن خلف ان سب کو پکڑ اور تباہ و برباد کردے چنانچہ جنگ بدر میں یہ سب قتل و غارت ہو گئے اور ان کا نام و نشان صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا۔ حضرت امام ربانی اپنے مکتوبات نمبر ۱۹۳ جلد اول میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا نقل فرماتے ہیں۔ اللھم شتت شملھم و فرق جمعھم و خرب بنیانھم و خذھم اخذ عزیز مقتدر۔ اے اللہ ان کی جمعیت کو پراگندہ کردے اور ان میں تفرقہ پیدا کردے اور ان کی عمارتوں کو ویران و خاکستر کردے اور ان کو غالب طاقتور کی طرح پکڑ۔

الغرض احادیث سے واضح طور پر ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ کہنا کہ آپ نے کبھی کسی کے لئے بددعا نہیں کی اور آپ کی شان رحمۃ للعالمین کے خلاف ہے یا یہ کہ بددعا کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو روحانیت سے معرا مطلق ہوں محض غلط ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے خلاف مشرکین کے خلاف اور ان کے سرغنوں کے نام لے لے کر بددعا کی اور خدا تعالےٰ سے ان کی تباہی و بربادی طلب کی۔

قرآن مجید کی آیات سے بھی واضح طور پر ثابت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام نے کفار بدکردار اور اشرار ناہنجار کے لئے تباہی و بربادی کی دعا خدا تعالےٰ کے حضور کی۔ اور ان انبیاء کی دعائیں قبول ہوئیں اور یہ قومیں اور ان کے سرغنے ذلیل و رسوا اور نابود کر دیئے گئے۔ ان شواہد سے ثابت ہے کہ کسی کے خلاف دعا کرنی دستور نبوت اور شان انبیاء کے ہرگز منافی نہیں۔ انہی انبیاء کرام اور حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں موجودہ زمانہ کے معاندین کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بددعا کی۔

دراصل انبیاء کی بددعائیں اور ان کے نتیجہ میں تباہی و بربادی دوسروں کے لئے عبرت و رحمت کے سامان مہیا کر دیتی ہے۔ اور متلاشیان حق اور طالبان صداقت کے لئے ایک ایسی شاہراہ اس طریق سے تیار ہو جاتی ہے جس پر چل کر وہ مخالفین و منکرین کے گروہ سے الگ ہو جاتے اور مصدقین کے گروہ میں شامل ہو کر اپنی عاقبت اور انجام کو درست کر لیتے اور خدا کی رضامندی کو پا لیتے ہیں اور اسی طرح ان کے لئے اشرار کی تباہی رحمت و کرم کا ابر ہو کر برستی ہے ؎

مصائب قوم عند قوم فوائد

خاکسار:- شیخ مبارک احمد عفا اللہ عنہ مبلغ نیروبی

ممبران کمیٹی دار الشکر کو اطلاع

جملہ ممبران کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۳۹ء دار الشکر کمیٹی کے ممبران کا جنرل اجلاس بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں ہوا جس میں سال ۱۹۴۰ء کے لئے جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب صدر، منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ سیکرٹری اور ملک محمد طفیل صاحب آڈیٹر بالاتفاق منتخب ہوئے۔

(ناظر امور عامہ)

تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کی پانچ سالہ فہرست

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ لینے والے بہت سے مجاہدین نے اپنا پانچ سالہ حساب ملاحظہ فرمالیا اور جن کا گذشتہ چار سال میں سے کوئی نہ کوئی سال خالی رہ گیا ہے۔ خواہ وعدہ ہی نہیں یا وعدہ کر کے ادا نہیں ہو سکا۔ یا معافی لے لی تھی۔ مگر ان کا ایمان اور ان کا دل مجبور کر رہا ہے۔ کہ تحریک جدید جیسے مالی جہاد میں حصہ لینا از بس ضروری ہے۔ انہوں نے اپنا حساب نوٹ کر لیا ہے اور کہا تھا کہ گھر پہنچ کر رقم ارسال کر دیں گے۔ بہت سے دوستوں نے اپنا پانچ سالہ حساب دیکھ کر تو اپنا اطمینان کر لیا۔ مگر پانچ سالہ فہرست کے جلد تر شائع ہونے پر بہت زور دیا ہے۔ پس احباب مطلع رہیں کہ پانچ سالہ فہرست عنقریب شائع ہونے شروع ہوگی۔ اور ان احباب کو جن کے گذشتہ کسی نہ کسی سال میں کمی ہے اور انہوں نے حساب نوٹ کیا ہوا ہے۔ یا زبانی یاد ہے۔ یا وہ جن کا پانچواں سال ابھی ادا نہیں ہوا۔ چاہیئے۔ کہ وہ اپنی رقوم جلد تر ارسال فرما دیں۔ تا کہ ان کا نام جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی فوج کے رجسٹر میں لکھا جائے۔ وہاں اخبار میں بھی شائع ہو جائے۔ ساتھ ہی ہر جماعت کے کارکنان اور افراد کو چاہیئے۔ کہ وہ تحریک جدید سال ششم کے وعدوں کی فہرستیں جلد مکمل کر کے اپنے امام کے حضور براہ راست ارسال فرما دیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

جزیرہ ماریشس میں اشاعت احمدیت

۱۹۱۵ء میں بذریعہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام جزیرہ ماریشس میں پہنچا اور احمدیت کا بیج یہاں بویا گیا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے از راہ کرم اس دور افتادہ جزیرہ کی طرف توجہ فرما کر مکرم صوفی حافظ غلام محمد صاحب بی۔ اے کو بھیجا۔ ان کی محنت اور کوشش سے سلسلہ احمدیہ نے یہاں اچھی طرح قدم جمائے۔ مخالفت کا طوفان بھی بہت زور سے برپا ہوا۔ حتیٰ کہ مقدمات پر فریقین کا تیس چالیس ہزار روپیہ خرچ ہو گیا۔ اور بالآخر مخالفین کی بدقسمتی سے یہ مقدمہ بازی ان کے لئے سخت ضد اور تعصب کا باعث بن گئی۔ پھر ہندوستان سے آنے والے متعصب مولویوں نے اس ضد اور نفرت کے سلسلہ کو ہمیشہ ترقی دینے کی کوشش جاری رکھی۔ جس کی وجہ سے سلسلہ کی ترقی کی رو یکدم بند ہو گئی۔

بالآخر ۱۹۲۷ء میں جناب صوفی صاحب واپس بلائے گئے اور ان کی جگہ جناب حافظ جمال احمد صاحب کو یہاں بھیجا گیا جو کہ باوجود مذکورہ بالا مشکلات کے جماعت کی اصلاح اور تبلیغی کاموں میں مصروف ہیں۔ اس وقت تک جزیرہ ماریشس کے مندرجہ ذیل مقامات پر احمدی افراد یا جماعتیں موجود ہیں۔ اور ان کی تعداد مرد و زن خورد و کلاں کو ملا کر قریباً آٹھ سو ہے۔

(۱) روز ہل جو کہ تمام جماعتوں کا مرکز ہے۔ (۲) سینٹ پیئر (۳) فینکس (۴) پورٹ لوئیس (۵) متائیں بلانس (۶) فلاک (۷) تیرپیلے (۸) گرانبے (۹) پانپ لیموس (۱۰) لاتے رڈوز (۱۱) لمار دال بیر (۱۲) کاٹبون (۱۳) بیاسیس (۱۴) واکوا (۱۵) کیرپیپ (۱۶) متائیں لونگ (۱۷) بیل ری (۱۸) بیگایون۔ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے عہد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام دنیا کے اس کنارے تک بھی پہنچ چکا ہے۔ ماریشس میں گورنر کی رہائش کی جگہ کا نام لے ریجوی ہے جس کے معنے ہیں سب مقامات سے ایک طرف یا ایک کنارہ اور حقیقۃً یہ جزیرہ

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار

اناطولیہ میں ہولناک زلزلہ

۲۷ر دسمبر ۱۹۳۹ء کو جو ہولناک زلزلہ مغربی اناطولیہ (علاقہ ترکی) میں آیا ہے۔ اور جو دہشت خیز۔ عبرت انگیز تباہی جان و مال کی ہوئی ہے۔ اس کی تفصیل اخبارات میں چھپ رہی ہے۔ اور جوں جوں مزید حالات پہنچیں گے۔ مزید کیفیت معلوم ہوگی سردست مولانا ابوالکلام آزاد کی ایک تحریر کے الفاظ ذیل میں درج ہیں۔ جو استنبول سے بذریعہ تار انہیں موصول ہوئے ہیں۔

"مغربی اناطولیہ میں زلزلہ سے سخت تباہی ہوئی ہے سیلاب نے صورت حالات کو زیادہ خراب کر دیا ہے بروے کلنام ضلع تباہ ہوگیا ہے سیکڑوں نیم منجمد عورتوں اور بچوں کو موت کے منہ سے نکالا جا رہا ہے۔ ٹمپریچر صفر سے تیس درجے نیچے جا چکا ہے۔ ہزاروں لوگ موسم اور سیلاب کے رحم پر ہیں۔ **ترکی تاریخ میں اتنے خوفناک زلزلہ کی مثال نہیں ملتی**۔ ایک لاکھ اشخاص پر اس کا اثر ہے۔ (جن میں سے قریبًا پینتالیس ہزار اموات تو ثابت ہو چکی ہیں۔)

اس مختصر سے بیان سے اس تباہی اور بربادی کا کسی قدر اندازہ ہو سکتا ہے۔ خصوصًا جب یہ بھی دیکھا جائے کہ صرف جانوں پر ہی آفت نہیں آئی۔ بلکہ ہزاروں مکانات اور سینکڑوں بستیاں پیوند زمین ہوگئی ہیں۔ اور جو ناگہانی موت کے منہ سے بچ گئے تھے۔ وہ برفباری سے نیم منجمد ہو کر ہلاک ہونے۔ اور کئی ہزار سیلاب کی نذر ہونے۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ قیامت صغریٰ ہے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ ذیل اشعار زبان پر بے اختیار جاری ہو رہے ہیں۔ جو البدر امن وحی السماء ۴۔ مئی ۱۹۰۵ء کو آج سے ۳۴-۳۵ سال پہلے شائع ہوئے جو یہ ہیں:۔

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے

زلزلے سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

اس نداء وحی السماء سے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ کہ خوفناک تباہی ڈھانے والے زلزلے پر زلزلہ آنے والا ہے اور اسی کے ساتھ سیلاب بھی اور پھر ثلج کے آنے کے دن برفباری بھی۔ اور جیسا کہ بعد میں کئی بار اپنی وحی شائع فرمائی

چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشاں کی پنج بار
(مارچ ۱۹۰۶ء)

یہ نشان کئی رنگوں میں ظاہر ہوا۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ملک میں یہ پانچ بار ظاہر ہوگا۔ چنانچہ ہندوستان میں تین بار زلزلہ آچکا ہے۔ کانگڑہ دہلی پھر کوئٹہ پھر بہار کا شدید زلزلہ اور اس کے ساتھ سیلاب کا زور شور کسی کو بھول نہیں گیا۔ آفت زدگوں مصیبت کے ماروں سے ہمدردی اور ان کی تباہی و ہلاکت پر اشکباری بلکہ خونباری لازمہ انسانیت ہے۔ اور ایک مومن مسلم تو اس پر مجبور ہے۔ لیکن قرآن مجید سے واضح ہے۔ کہ ان اللّٰہ لیس بظلام للعبید (الحج) اور فرمایا وما کان ربک مھلک القریٰ حتی یبعث فی اُمّھا رسولاً یتلوا علیھم آیاتنا وما کنا مھلکی القریٰ الا واھلھا ظالمون (پ ۲۰ ع ۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

کیوں نہ آویں زلزلے تقویٰ کی رہ گم ہو گئی
اک مسلماں بھی مسلماں صرف کہلانے کو ہے

کس نے مانا مجھ کو ڈر کر کس نے چھوڑا بغض و کیں
زندگی اپنی تو ان سے گالیاں کھانے کو ہے

اس لئے اب غیرت اس کی کچھ تمہیں دکھلائے گی
ہر طرف یہ آفت جاں ہاتھ پھیلانے کو ہے

مطبوعہ ۱۹۰۶ء

ایک دوسرے موقعہ پر فرماتے ہیں۔ اس نظم میں جس کی ابتدا ہے۔ ع

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

وہ چمک دکھلائے گا اپنے نشاں کی پنج بار
یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانے کے دن

پس آؤ ہم سب خداوند زمین و آسمان کے حضور سجدے میں گر جائیں اور اس کی طاعت و اطاعت کی اسی سے توفیق چاہیں۔ تا اس کی رحمت کی نظر ہمارا بیڑا آنے ہوئے اور آنے والے طوفان سے پار کر دے اور ہم صحیح و سالم ساحل مراد پر پہنچ کر ہمیشہ کی زندگی پائیں کہ سب طاقت و قدرت اسی کو ہے۔ وبیدہٖ ملکوت کل شیئٍ والیہ ترجعون۔ اکمل عفا اللہ عنہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی ایک علامت شدید زلازل ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق خدا تعالےٰ سے خبر پا کر پہلے انبیاء نے جو پیشگوئیاں فرمائیں ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ

"قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھ آوے گی کال اور مری پڑے گی اور جگہ جگہ بھونچال آویں گے۔ (متی باب ۲۴ آیت ۷)

اس پیشگوئی میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت لڑائیاں ہوں گی۔ ایک قوم دوسری قوم پر اور ایک بادشاہت دوسری بادشاہت پر حملہ آور ہوگی اور سخت شدت کے زلازل آئیں گے۔ یہ سب باتیں واقع ہوتی اور ہو رہی ہیں۔

دنیا نے جنگ عظیم کو دیکھا اور آج پھر ویسے ہی جنگ سے گذر رہی ہے۔ اور جنگوں کے علاوہ زلازل کی صورت میں بھی تباہی ہو رہی ہے۔ جیسا کہ اناطولیہ کے تازہ زلزلہ سے ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ دنیا کا اکثر حصہ خدا سے غافل اور ایسے اعمال میں مبتلا ہے۔ جو خدا کے غضب کو بھڑکانے والے ہیں۔ اور جوں جوں مخلوق کی خدا تعالےٰ سے سرکشی اور بغاوت بڑھتی جاتی ہے خدا کا غضب بھی ویسی ہی شدت سے نمودار ہو رہا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب تک دنیا خدا کی طرف رجوع نہ کرے گی۔ اور اس کے برگزیدہ کی مخالفت ترک نہ کرے گی۔ اس کا غضب اپنے کرشمے دکھاتا جائے گا۔

اس وقت تک کئی ایک زلزلے دنیا کے سامنے عالمگیر عذاب کا نقشہ پیش کر چکے ہیں اور اب اناطولیہ کے زلزلہ پر پھر دنیا ماتم کر رہی ہے۔ ان قہری نشانات کو جو مسیح موعود کی آمد سے تعلق رکھتے تھے۔ پورے ہوتے دیکھ کر صاف نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ موعود مسیح آچکا اور دنیا کی نجات آج اسی میں ہے۔ کہ وہ اس کی طرف رجوع کرے اور خدا تعالےٰ سے رحم کی ملتجی ہو۔ تا آسمان سے رحم کیا جائے اور ان جنگوں اور زلزلوں کا خاتمہ ہو۔

عبدالحکیم احمدی از دہلی